کیا DNC کے بعد نفاس کے 40 دن پورے کرنے ضروری ہیں؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2426

تاریخ اجراء: 20 رجب المرجب 1445ھ / 01 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جس کی DNC ہوتی ہے، کیا اسے بھی نفاس کے 40 دن پورے کرنے ہوتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ڈی این سی ایک سرجیکل طریقہ کار ہے، جو مس کیرج (اسقاطِ حمل) کے بعد رحم سے باقی ماندہ ٹشو کو ہٹانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اسقاطِ حمل (یعنی حمل ضائع ہونے یا ضائع کروانے) کے بعد آنے والے خون کے متعلق حکم شرعی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر حمل چار مہینے یعنی 120 دن مکمل ہونے سے پہلے ہی ضائع ہو گیا ہو، تو اس صورت میں اگر یہ معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا ہے، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں، جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔

اور حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں، یا یہ معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی۔

اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

خاتم المحققین علامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں:" والسقط۔۔۔ ان استبان بعض خلقه۔۔۔ کالشعر والظفر والید والرجل والاصبع (فولد) ای فھو ولد تصیر به نفساء وتثبت لھا بقیة الاحکام من انقضاء العدة ونحوھا۔۔۔ والا یستبن شي من خلقه فلا یکون ولدا ولا تثبت به ھذه الاحکام ولکن ما رأته من الدم بعد اسقاطه (حیض ان بلغ نصابا) ثلاثة ایام فاکثر (وتقدمه طھر تام۔۔۔ والا) لا یوجد واحد من ھذین الشرطین او فقد احداھما فقط (فاستحاضة)"

ترجمہ: حمل ساقط ہونے کی صورت میں اس کے بعض اعضاء مثلاً بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں اور انگلیاں اگر بن چکے تھے تو اس کا حکم مکمل بچے کا سا ہو گا یعنی عورت اس کی وجہ سے نفاس والی کہلائے گی اور اس کے لئے بقیہ احکام مثلاً عدت کا مکمل ہونا وغیرہ بھی ثابت ہوں گے اور اگر حمل کے ساقط ہونے سے پہلے اس کا کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا تو اس کا حکم مکمل بچے کا سا نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کی وجہ سے یہ احکام (مثل قضائے عدت) ثابت ہوں گے، لیکن اس صورت میں حمل ساقط ہونے کے بعد اگر عورت خون دیکھے تو وہ حیض شمار ہو گا بشرطیکہ یہ خون مسلسل تین دن یا زیادہ جاری رہے اور اس سے پہلے مکمل ایک طہر گزر چکا ہو اور اگر یہ دونوں شرطیں یا فقط ایک ہی نہ پائی گئی تو اس صورت میں وہ خون استحاضہ کہلائے گا۔ (منھل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتاھلین فی مسائل الحیض، ص21، مطبع معارف)

بہار شریعت میں ہے "حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نِفاس ہے، ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، ج1، حصہ2، ص377,378، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بچے کے اعضاء بننے کی مدت کے حوالے سے خاتم المحققین علامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں:" وقدروا تلك المدة بمائة وعشرین یوما" ترجمہ: بچے کے اعضاء بننے کی مدت علماء نے ایک سو بیس دن مقرر فرمائی۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج1، ص302، دار الفکر، بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net